مجموعہ اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

جلد دوم

از ۱۸۹۴ء تا ۱۸۹۷ء

الناشر
الشركة الاسلامية لمیٹڈ ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ــــــ ٭ ــــــ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

ــــــ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ ــــــ

پیش لفظ

الشرکۃ الاسلامیہ گذشتہ سالوں میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جملہ تصانیف اور ملفوظات کو سیٹ کی صورت میں شائع کرچکنے کے بعد احباب کی خدمت میں حضور کے شائع کردہ جملہ اشتہارات ترتیب وار سیٹ کی صورت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔

یہ مجموعہ تین جلدوں میں شائع کیا جائے گا۔ اس کی پہلی جلد ۴۸۴ صفحات کی جو ۱۱۴ اشتہارات پر مشتمل ہے۔ مارچ ۱۹۷۲ء کے مبارک موقعہ پر پیش کی جاچکی ہے۔

امسال الشرکۃ الاسلامیہ جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے مبارک ایام میں احباب کی خدمت میں اس کی دوسری جلد جو ۴۸۲ صفحات پر مشتمل ہے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہی ہے۔ یہ دوسری جلد ۶۶ اہم اشتہارات کا مجموعہ ہے۔ جن میں مخالفین اسلام عیسائیوں اور آریوں کو ان کے اسلام و احمدیت پر اعتراضات کے مدلّل اور مسکت جوابات دینے کے ساتھ ہزارہا روپیہ کے انعامی چیلنج بھی دیئے گئے ہیں۔ اور دشمنان اسلام پر حجت تمام کی گئی ہے۔ ماسوا اس کے علمائے مخالفین کے اعتراضوں کے جواب بھی مدلّل طریق پر دے کر انہیں ساکت اور صامت کیا گیا ہے۔ ان اشتہارات میں لیکھرام کی موت کے متعلق پیشگوئی اور آتھم کی پیشگوئی کے متعلق اعتراضات کے جواب بھی موجود ہیں۔ اور آریوں کو جو لیکھرام کے قتل کو سازش کا نتیجہ قرار دیتے تھے۔ دعوتِ مباہلہ کا اشتہار بھی درج ہے۔ جسے بظاہر لالہ گنگا بشن نے منظور کیا اور تین شرطیں پیش کیں۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ان شرائط کو منظور کر لیا۔ تو لالہ گنگا بشن صاحب خائف ہوکر مباہلہ سے فرار کر گئے۔

بھی جان نہیں تو اُن سو ڈیڑھ سو مولویوں سے مدد لیں جنہوں نے بغیر سوچے سمجھے کے مسلمانوں کو کافر اور جہنم ابدی کی سزا کے لائق ٹھہرایا اور بڑے تکبر سے اپنے تئیں مولوی کے نام سے ظاہر کیا۔ اگر وہ ایک ایک جُز لکھ کر دیں تو شیخصاحب بمقابل اس رسالہ کے ڈیڑھ سو جُز کا رسالہ شائع کر سکتے ہیں لیکن اگر شیخصاحب نے پھر بھی ایسا کر نہ دکھایا تو پھر بڑی بے شرمی ہوگی کہ آئندہ مولوی کہلاویں بلکہ مناسب ہے کہ آئندہ جھوٹ بولنے اور جھوٹ بلوانے سے پرہیز کریں۔ **شیخ** کا نام آپ کیلئے کافی ہے جو باپ دادے سے چلا آتا ہے یا منشی کا نام بہت موزون ہوگا۔ لیکن ابھی یہ بات قابلِ آزمایش ہے کہ آپ منشی بھی ہیں یا نہیں۔ منشی کے لئے ضروری ہے کہ فارسی نظم میں پوری دسترس رکھتا ہو مگر میری نظر سے اب تک آپ کا کوئی فارسی دیوان نہیں گذرا۔ بہرحال اگر ہم رعایت اور چشم پوشی کے طور پر آپ کا منشی ہونا مان بھی لیں اور فرض کر لیں کہ آپ منشی ہیں گو منشیانہ لیاقتیں آپ میں پائی نہیں جاتیں تو چنداں حرج نہیں کیونکہ منشی گری کو ہمارے دین سے کچھ تعلق نہیں۔ لیکن ہم کسی طرح مولوی کا خطاب ایسے نادانوں کو دے نہیں سکتے جن کو ہم پانچ ہزار روپیہ تک انعام دینا کریں تب بھی اُن کی مُردہ رُوح میں کچھ قوتِ مقابلہ ظاہر نہ ہو۔ ہزار لعنت کی دھمکی دیں کچھ غیرت نہ آوے تمام دنیا کو مددگار بنانے کے لئے اجازت دیں تب بھی ایک جھوٹے مُنہ سے بھی ہاں نہ کہیں۔ ایسے لوگوں کو اگر مولوی کا لقب دیا جاوے تو کیا بجز مسلمانوں کے کافر بنانے کے کچھ اَور بھی ان میں لیاقت ہے۔ ہرگز نہیں۔ چار حدیثیں پڑھ کر نام شیخ الکل، نعوذ باللہ من فتن ہذا الدھر و اھلہا و نعوذ باللہ من جہلات الجاھلین۔

یہ بھی واضح رہے کہ ہر ایک باحیا دشمن اپنی دشمنی میں کسی حد تک جا کر ٹھہر جاتا ہے۔ اور ایسے جھوٹوں کے استعمال سے اس کو شرم آجاتی ہے جن کی اصلیت کچھ بھی نہ ہو۔ مگر افسوس کہ شیخصاحب نے کچھ بھی اس انسانی شرم سے کام نہیں لیا۔ جہاں تک ضرر رسانی کے وسائل اُن کے ذہن میں آئے انہوں نے سب استعمال کئے اور کوئی دقیقہ اُٹھا نہ رکھا۔ اوّل تو لوگوں کو اُٹھایا کہ یہ شخص کافر ہے اور دجال ہے اس کی ملاقات سے پرہیز کرو اور جہاں تک ہو سکے اس کو ایذا دو۔

اور ہر یک ظلم سے اس کو دکھ دو۔ سب ثواب کی بات ہے۔ اور جب اس تدبیر میں ناکام رہے تو
گورنمنٹ انگریزی کو مشتعل کرنے کے لئے کیسے کیسے جھوٹ بنائے۔ کیسے کیسے مفتریات سے مدلل
لیکن یہ گورنمنٹ دور اندیش اور مردم شناس گورنمنٹ ہے۔ سکھوں کے قدم پر نہیں چلتی کہ دشمن اور
خود غرض کے منہ سے ایک بات سن کر افروختہ ہو جائے بلکہ اپنی خداداد عقل سے کام لیتی ہے۔ سو
گورنمنٹ دانشمند نے اس شخص کی تحریروں پر کچھ توجہ نہ کی۔ اور کیونکر توجہ کرتی۔ اس کو معلوم تھا کہ
ایک خود غرض دشمن نفسانی جوش سے جھوٹی مخبری کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو اس عاجز کے خاندان کے
خیر خواہ ہونے پر بصیرت کامل تھی اور گورنمنٹ خوب جانتی تھی کہ یہ عاجز عرصہ چودہ سال سے
بخلاف ان تمام مولویوں کے بار بار یہ مضمون شائع کر رہا ہے کہ ہم لوگ جو گورنمنٹ برطانیہ کے
رعیت ہیں ہمارے لئے اللہ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے حکم سے گورنمنٹ ھذا کے
زیر اطاعت رہنا اپنا فرض ہے اور بغاوت کرنا حرام اور جو شخص بغاوت کا طریق اختیار کرے یا
اس کے لئے کوئی مفسدانہ بنا ڈالے یا ایسے مجمع میں شریک ہو یا رازدار ہو تو وہ اللہ اور رسول
کے حکم کی نافرمانی کر رہا ہے۔ اور جو کچھ اس عاجز نے گورنمنٹ انگریزی کا سچا خیر خواہ بننے کیلئے
اپنی کتابوں میں بیان کیا ہے وہ سب سچ ہے۔ نادان مولوی نہیں جانتے کہ جہاد کے واسطے
شرائط ہیں سکھا شاہی لوٹ مار کا نام جہاد نہیں اور رعیت کو اپنی محافظ گورنمنٹ کے ساتھ
کسی طور سے جہاد درست نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہرگز پسند نہیں کرتا کہ ایک گورنمنٹ اپنی ایک رعیت
کے جان اور مال اور عزت کی محافظ ہو اور ان کے دین کے لئے بھی پوری پوری آزادی عبادات
کے لئے دے رکھی ہو لیکن وہ رعیت موقعہ پا کر اس گورنمنٹ کو قتل کرنے کو تیار ہو یہ دین نہیں
بلکہ بے دینی ہے اور نیک کام نہیں بلکہ ایک بدمعاشی ہے۔ خدا تعالیٰ ان مسلمانوں کی حالت
پر رحم کرے کہ جو اس مسئلہ کو نہیں سمجھتے اور اس گورنمنٹ کے تحت میں ایک منافقانہ زندگی بسر
کر رہے ہیں جو ایمانداری سے بہت بعید ہے۔ ہم نے سارا قرآن شریف تدبر سے دیکھا مگر نیکی
کی جگہ بدی کرنے کی تعلیم کہیں نہیں پائی۔ ہاں یہ سچ ہے کہ اس گورنمنٹ کی قوم مذہب کے بارے

میں نہایت غلطی پر ہے۔ وہ اس روشنی کے زمانہ میں ایک انسان کو خدا بنا رہے ہیں اور ایک عاجز مسکین کو ربّ العالمین کا لقب دے رہے ہیں۔ مگر اس صورت میں تو وہ اور بھی رحم کے لائق اور راہ دکھانے کے محتاج ہیں کیونکہ وہ بالکل صراطِ مستقیم کو بھول گئے اور دُور جا پڑے ہیں۔ ہم کو چاہیئے کہ ان کے احسان یاد کر کے اُن کے لئے جناب الٰہی میں دعا کریں کہ اے خداوند قادر ذوالجلال ان کو ہدایت بخش اور ان کے دلوں کو پاک توحید کے لئے کھول دے اور سچّائی کی طرف پھیر دے تا وہ تیرے سچے اور کامل نبی اور تیری کتاب کو شناخت کر لیں اور دینِ اسلام اُن کا مذہب ہو جائے۔ ہاں پادریوں کے فتنے حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں اور ان کی، مذہبی گورنمنٹ ایک بہت شور ڈال رہی ہے۔ مگر اُن کے فتنے تلوار کے نہیں ہیں قلم کے فتنے ہیں۔ سو اے مسلمانوں تم بھی قلم سے ان کا مقابلہ کرو اور حد سے مت بڑھو۔ خدا تعالےٰ کا منشا قرآن شریف میں صاف پایا جاتا ہے کہ قلم کے مقابل پر قلم ہے اور تلوار کے مقابل پر تلوار۔ مگر کہیں نہیں سُنا گیا کہ کسی عیسائی پادری نے دین کے لئے تلوار بھی اُٹھائی ہو۔ پھر تلوار کی تدبیریں کرنا قرآن کریم کو چھوڑنا ہے بلکہ صاف بے راہی اور الٰہی ہدایت سے سرکشی ہے جن میں روحانیت نہیں وہی ایسی تدبیریں کیا کرتے ہیں جو اسلام کا بہانہ کر کے اپنی نفسانی اغراض کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالےٰ ان کو سمجھ بخشے۔ افغانی مزاج کے آدمی اس تعلیم کو بُرا مانیں گے۔ مگر ہم کو اظہار حق سے غرض ہے نہ اُن کے خوش کرنے سے اور نہایت مضر اعتقاد جس سے اسلام کی روحانیت کو بہت ضرر پہنچ رہا ہے یہ ہے کہ یہ تمام مولوی ایک ایسے مہدی کے منتظر ہیں جو تمام دنیا کو خون میں غرق کر دے اور خروج کرتے ہی قتل کرنا شروع کر دے اور یہی علامتیں اپنے فرضی مسیح کی رکھی ہوئی ہیں کہ وہ آسمان سے اُترتے ہی تمام کافروں کو قتل کر دے گا اور وہی بچے گا جو مسلمان ہو جائے۔ ایسے خیالات کے آدمی کسی قوم کے سچے خیر خواہ نہیں بن سکتے بلکہ ان کے ساتھ اکیلے سفر کرنا بھی خوف کی جگہ ہے۔ شاید کسی وقت کافر سمجھ کر قتل نہ کر دیں۔ اور اپنے اندر کے کفر سے بے خبر ہیں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ایسے بیہودہ مسائل کو اسلام کی جزو قرار دینا اور نعوذ باللہ قرآنی تعلیم سمجھنا

اسلام سے ہنسی کرنا ہے اور مخالفوں کو ٹھٹھے کا موقعہ دینا ہے۔ کوئی عقل اس بات کو تجویز نہیں کر سکتی کہ کوئی شخص آتے ہی بغیر اتمام حجت کے لوگوں کو قتل کرنا شروع کر دے یا جس گورنمنٹ کے تحت میں زندگی بسر کرے اسی کی تباہی کی گھات میں لگا رہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ ایسے لوگوں کی رُوحیں بکلّی مسخ ہو چکی ہیں اور انسانی ہمدردی کی خصلتیں بتمامہا ان کے اندر سے مسلوب ہو گئی ہیں یا خالق حقیقی نے پیدا ہی نہیں کیں۔ خدا تعالےٰ ہر ایک بلا سے محفوظ رکھے۔ نہ معلوم کہ ہمارے اس بیان سے وہ لوگ کس قدر جلیں گے اور کیسے مُنہ مروڑ مروڑ کر کافر کہیں گے مگر ہمیں ان کی اس تکفیر کی کچھ پروا نہیں۔ ہر ایک شخص کا معاملہ خدا تعالےٰ کے ساتھ ہے۔ ہمیں قرآن شریف کی کسی آیت میں یہ تعلیم نظر نہیں آتی کہ بے اتمام حجت مخالفوں کو قتل کرنا شروع کر دیا جاوے ہمارے سید و مولیٰ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تیرہ برس تک کفّار کے جور و جفا پر صبر کیا۔ بہت سے دُکھ دیئے گئے دم نہ مارا۔ بہت سے اصحاب اور عزیز قتل کئے گئے ایک ذرہ مقابلہ نہیں کیا اور دکھوں سے پیسے گئے مگر سوائے صبر کے کچھ نہیں کیا۔ آخر جب کفار کے ظلم حد سے بڑھ گئے، اور انہوں نے چاہا کہ سب کو قتل کر کے اسلام کو نابود ہی کر دیں تب خدا تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی کو اُن بھیڑیوں کے ہاتھ سے مدینہ میں سلامت پہنچا دیا۔ حقیقت میں وہی دن تھا کہ جب آسمان پر ظالموں کو سزا دینے کے لئے تجویز ٹھہر گئی ؎

تا دلِ مردِ خدا نامد بدرد ٭ ہیچ قومے را خدا رسوا نہ کرد

مگر افسوس کہ کافروں نے اسی پر بس نہ کیا بلکہ قتل کے لئے تعاقب کیا اور کئی چڑھائیاں کیں۔ اور طرح طرح کے دُکھ پہنچائے۔ آخر وہ خدا تعالےٰ کی نظر میں اپنے بے شمار گناہوں کی وجہ سے اس لائق ٹھہر گئے کہ اُن پر عذاب نازل ہو۔ اگر اُن کی شرارتیں اس حد تک نہ پہنچتیں تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہرگز تلوار نہ اُٹھاتے۔ مگر جنہوں نے تلواریں اُٹھائیں اور خدا تعالےٰ کے حضور میں بیباک اور ظالم ثابت ہوئے وہ تلواروں سے ہی مارے گئے۔ غرض جہاد نبوی کی یہ صورت ہے جس سے اہل علم بے خبر نہیں اور قرآن میں یہ ہدایتیں موجود ہیں کہ جو لوگ نیکی کریں تم بھی ان کے

ساتھ نیکی کرو۔ جو تمہیں پناہ دیں اُن کے شکرگزار بنے رہو اور جو لوگ تمہیں دکھ نہیں دیتے ان کو تم کبھی دُکھ مت دو۔ مگر اس زمانہ کے مولویوں کی حالت پر افسوس ہے کہ وہ نیکی کی جگہ بدی کرنے کو تیار ہیں اور ایمانی رُوحانیت اور انسانی رحم سے خالی۔

اللّٰھم اصلح امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اٰمین۔

(یہ اشتہار سر الخلافۃ مطبوعہ ریاض ہند امرتسر محرم ۱۳۱۲ھ صفحہ ۶۸ تا صفحہ ۷۲ سے نقل کیا)

---

(۱۱۹)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فتح اسلام

لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلاً

واضح ہو کہ وہ پیشگوئی جو امرتسر کے عیسائیوں کے ساتھ مباحثہ ہو کر ۵ جون ۱۸۹۳ء میں کی گئی تھی جس کی آخری تاریخ ۵ ستمبر ۱۸۹۴ء تھی وہ خدا تعالیٰ کے ارادہ اور حکم کے موافق ایسے طور سے اور ایسی صفائی سے میعاد کے اندر پوری ہو گئی کہ ایک منصف اور دانا کو بجز اس کے ماننے اور قبول کرنے کے کچھ بن نہیں پڑتا۔ ہاں ایک متعصب اور احمق یا جلد باز جو ان واقعات اور حوادث کو یکجائی نظر سے دیکھنا نہیں چاہتا جو پیشگوئی کے بعد فریق مخالف میں